21673 - کیا اسے طہارت قلب میں مشغول رہنا چاہیے یا نفلی کاموں میں ؟

سوال

افضل کیا ہے آیا دل میں پائی جانے والی ان بیماریوں کا علاج جو اللہ تعالی کو ناپسند ہیں، مثلا: حسد و بغض، اور کینہ و خیانت، تکبرو ریاکاری اور دکھلاوا، اور شہرت، اور قسوۃ قلبی وغیرہ جن کا تعلق دل کی گندگی اور چھپاؤ کے ساتھ ہے، ان کا علاج افضل ہے یا پھر ظاہر اعمال سر انجام دینے کا، مثلا: نماز ، روزہ، اور دوسری نفلی عبادات اور نذریں وغیرہ، لیکن دل میں ساری بیماریاں موجود رہیں، فتوی دے کر عند اللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں سے کچھ تو اس کے ذمہ واجب ہیں، اور واجب چیز کو فضیلت حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حدیث قدسی میں فرمان ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

" میرا بندہ میرے اتنا قریب کسی اور چیز سے نہیں ہوتا جتنا میرے فرض کردہ اعمال سرانجام دینے سے ہوتا ہے"

پھر فرمایا:

" میرا بندہ نوافل کی ادائیگی کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں"

اور پھر ظاہری اعمال تو اس وقت تك صالحہ اور مقبول ہی نہیں ہو سکتے جب تك اس کا واسطہ دل سے نہ ہو، کیونکہ دل بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے، اور باقی سارے اعضاء اس کے فوج اور لشکری ہیں، لھذا جب بادشاہ خود ہی خراب اور گندہ ہو جائے تو فوجی بھی خراب ہو جاتے ہیں، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خبردار! جسم میں ایك گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح اور درست ہو جائے تو سارا جسم صحیح اور درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب اور فاسد ہو جائے تو سارا جسم بھی خراب اور فاسد ہو جاتا ہے"

اور اسی طرح قلبی اعمال کا جسمانی اعمال میں اثرانداز ہونا ضروری اور لازمی چیز ہے، اور جب واجب کردہ چیز کو مقدم کیا (چاہیے) اسے باطنی یا ظاہری کا نام دیا جائے، تو ہو سکتا ہے جسے باطنی کے نام سے موسوم کیا جا

رہا ہے وہ زیادہ واجب ہوں، مثلا: حسد، بغض اور تکبر ترک کرنا، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے زیادہ واجب ہے، اور بعض اور اوقات ظاہر کے نام سے موسوم کیے جانے والے اعمال افضل اور بہتر ہوتے ہیں: مثلا قیام اللیل، کیونکہ یہ عمل دل میں پائے جانے والے بعض خیالات مثلا رشك وغیرہ کو صرف ترک کرنے سے زیادہ بہتر اور افضل ہے.

اور باطنی اور ظاہری میں سے ہر ایك عمل دوسرے کا ممد و معاون ہے اور اس کی مدد کرتا ہے، اور نماز برائی اور بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی، اور خشوع و خضوع وغیرہ کو پیدا کرتی ہے، اس کے علاوہ بھی عظیم الشان آثار پیدا کرتی ہے، جو افضل الاعمال میں شامل ہوتا ہے، مثلا صدقہ. واللہ تعالی اعلم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی، دیکھیں: مجموع الفتاوی (6 / 381).

لھذا باطن اور ظاہر کی اصلاح کو علیحدہ علیحدہ نہیں کیا جا سکتا.

انسان جو ظاہری عبادات اپنے اعضاء کے ساتھ سرانجام دیتا ہے، بلا شبہ ـ جب اس سے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو ـ باطن میں مثبت اثر انداز ہوتی ہیں.

اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ سلم میں ہے:

" کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو سینے کا وحر ختم کر کے رکھ دے، وہ ہر ماہ تین روزہ رکھنا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (2386) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (2249) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث میں استعمال شدہ لفظ وحر الصدر کا معنی سینہ میں پایا جانے والا بغض و کینہ اور حسد ہے.

قلبی بیماریوں کے اہم ترین علاج میں سے یہ ہے کہ ان امراض کے بارہ میں آنے والی شدید قسم کی وعید والی نصوص اور دلائل پر غور وفکر اور تدبر ہے.

مثلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (91).

اور جس حدیث میں آگ کا قول بیان ہوا ہے:

" مجھے متکر قسم کے لوگوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4850) صحیح مسلم حدیث نمبر (2846)

اور ایك حدیث میں ہے:

" روز قیامت متکبر قسم کے لوگوں کو مردوں کی شکل میں ذرات کی طرح جمع کیا جائے گا"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2492) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترمذی حدیث نمبر (2025) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تمہارے اندر تم سے پہلی امتوں کبیماریاں حسداور بغض سرایت کر چکی ہیں، اور یہی کاٹ کر رکھ دینے والیاں ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈ دینے والیاں ہیں، لیکن دین کو کاٹ کر رکھ دیتی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم اس وقت تك جنت میں نہیں داخل ہو سکتے جب تك کہ مؤمن نہ بن جاؤ اور اس وقت تك مؤمن نہیں بن سکتے جب تك تم آپس میں محبت نہ کرنےلگو، کیا میں تمہیں یہ چیز پیدا کرنے والی نہ بتاؤں! السلام علیکم عام کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2510) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2038) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

لھذا جو شخص بھی ان امراض قلب کی اس طرح کی وعیدوں پر بصیرت کی آنکھ سے غور وفکر کرتا ہے، بلا شبہ وہ اپنے دل کو پاك صاف کرنے کے لیے نفس کے خلاف جھاد کر رہا ہے، اور ایسا کر کے وہ اعضاء کے اعمال کی معاونت اور مدد کرتا ہے، اور اس کے ساتھ وہ دعا بھی کرتا ہے کہ اس کا دل حسد وبغض اور کینہ و حقد وغیرہ سے پاك صاف کر دے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مومنوں کی دعا کے متعلق فرمان ہے:

اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے بارہ بغض اورکینہ نہ رکھ.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرما.

واللہ اعلم .